معرفت لائبریری

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ 30- ستمبر 1998ء

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

بدھ 30- ستمبر 1998ء 8 جمادی الثانی 1419 ہجری- 30 تبوک 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 216

لغویات سے اجتناب

آدمی کے دین کا حسن اس بات میں مضمر ہے کہ وہ تمام لغو اور غیر متعلق معاملات کو ترک کر دے۔

(ترمذی ابواب الزھد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مومن وہ لوگ ہیں جو لغو کاموں اور لغو باتوں اور لغو حرکتوں اور لغو مجلسوں اور لغو صحبتوں سے اور لغو تعلقات سے اور لغو جوشوں سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں اور ایمان ان کا اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے کہ اس قدر کنارہ کشی ان پر سہل ہو جاتی ہے کیونکہ بوجہ ترقی ایمان کے کسی قدر تعلق ان کا خدائے رحیم سے ہو جاتا ہے۔

غرض دوسرا مرتبہ روحانی وجود کا جو تمام لغو باتوں اور لغو کاموں سے پرہیز کرنا اور لغو باتوں اور لغو تعلقات اور لغو جوشوں سے کنارہ کش ہونا ہے۔ یہ مرتبہ بھی اسی وقت میسر آتا ہے جب خدائے رحیم سے انسان کا تعلق پیدا ہو جائے کیونکہ یہ تعلق میں ہی طاقت اور قوت ہے کہ دوسرے تعلق کو توڑتا ہے اور ضائع ہونے سے بچاتا ہے اور گو انسان کو اپنی نماز میں حالت خشوع میسر آجائے جو روحانی وجود کا پہلا مرتبہ ہے۔ پھر بھی وہ خشوع لغو باتوں اور لغو کاموں اور لغو جوشوں سے روک نہیں سکتا جب تک کہ خدا سے وہ تعلق نہ ہو جو روحانی وجود کے دوسرے مرتبہ پر ہوتا ہے۔ (-)

پس خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ...... اس کے یہی معنے ہیں کہ مومن وہی ہیں جو لغو تعلقات سے اپنے تئیں الگ کرتے ہیں اور لغو تعلقات سے اپنے تئیں الگ کرنا خدا تعالیٰ کے تعلق کا موجب ہے۔ گویا لغو باتوں سے دل کو چھڑانا خدا سے دل کو لگا لینا ہے کیونکہ انسان تعبد ابدی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور طبعی طور پر اس کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت موجود ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 ص 198 تا 200)

سنبھل کر بولنا

حضرت امام جماعت احمدیہ الاول اپنے بچپن سے ہی ایسے بااخلاق وجود تھے کہ آپ کے احترام میں آپ کی موجودگی میں دوست بھی محتاط رہا کرتے۔ آپ فرماتے ہیں "میرے سامنے میرے ساتھ کھیلنے والے لڑکوں نے بھی کبھی کوئی گالی نہیں دی بلکہ مجھ کو دور سے آتا دیکھ کر آپس میں کہا کرتے کہ یارو سنبھل کر بولنا"۔

(مرقاۃ الیقین ص 179)

مومن لغو، فضول اور بے فائدہ امور سے بچتے ہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

فرماتا ہے کہ مومن کامیاب ہو گئے جو اول اپنی نمازوں میں خشوع و خضوع اختیار کرتے ہیں۔ اور پھر اس سے ترقی کر کے وہ اس مقام تک پہنچ جاتے ہیں کہ ہر قسم کی فضول اور بے فائدہ باتوں سے پرہیز کرنے لگ جاتے ہیں۔ یعنی وہ ان تمام کاموں سے اجتناب اختیار کرتے ہیں جن کا کوئی عقلی فائدہ نظر نہ آتا ہو۔ مثال کے طور پر شطرنج ہے تاش ہے یا اور اس قسم کی کئی کھیلیں ہیں جن سے وقت ضائع ہوتا ہے۔ دین ہر مومن کو یہ ہدایت دیتا ہے کہ وہ اس قسم کے لغو کاموں سے بچے اور شطرنج یا تاش یا اس قسم کی دوسری کھیلوں میں حصہ لے کر اپنے وقت کو ضائع نہ کرے۔ ہاں وہ ورزش سے نہیں روکتا۔ کیونکہ یہ انسان کے اندر جرأت اور بہادری اور طاقت پیدا کرتی ہے۔ یا مثلاً مجالس میں بیٹھ کر گپیں ہانکنا ہے یہ بھی لغو ہے۔ یا مثلاً بیکار زندگی بسر کرنا ہے یہ بھی لغو ہے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ سارا دن بیکار بیٹھے دوستوں کی مجلس میں گپیں ہانکتے رہتے ہیں۔ اور اس بات کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے کہ وہ اپنے اوقات کا کس بے دردی کے ساتھ خون کر رہے ہیں۔ ایک شخص کا باپ مرجاتا ہے اور وہ اپنے پیچھے بہت بڑی جائیداد چھوڑتا ہے۔ اب لڑکے کا کام صرف یہی رہ جاتا ہے کہ وہ سارا دن اپنے دوستوں کی مجلس بیٹھا رہتا ہے۔ ایک آتا ہے اور کہتا ہے۔ نواب صاحب آپ ایسے ہیں یا لالہ صاحب آپ ایسے ہیں۔ یا پنڈت صاحب آپ ایسے ہیں یا شاہ صاحب آپ ایسے ہیں۔ اور پھر دوسرا تعریف شروع کر دیتا ہے۔ وہ خاموش ہوتا ہے تو تیسرا اس کی تعریف شروع کر دیتا ہے۔ اسی طرح سارا دن یہی شغل جاری رہتا ہے کہ دوست آتے ہیں اور گپیں ہانکتے ہیں اور اس کی تعریفیں کرتے رہتے ہیں۔ اس پر وہ بھی ان کی خوب خاطر تواضع کرتا ہے۔ اگر تھوڑی توفیق ہوئی تو پان الائچی سے تواضع کر دیتا ہے اور اگر زیادہ توفیق ہوئی تو صبح شام ان کو کھانا اپنے دستر خوان پر کھلاتا ہے۔ مگر اس لئے نہیں کہ وہ غریب ہیں۔ اس لئے نہیں کہ وہ بھوکے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ وہ ہمدردی کے قابل ہیں بلکہ اس لئے کہ وہ اس کے پاس آکر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور مجلس میں خوشی کے ساتھ دن گذر جاتا ہے۔ (دین) اس قسم کے کاموں کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ وہ فرماتا ہے (فرمانبردار) ہمیشہ لغو کاموں سے بچتے اور احتراز کرتے ہیں۔ وہ کوئی ایسا کام نہیں کرتے اور کوئی ایسا کام ان کو نہیں کرنا چاہئے جن کا کوئی عقلی فائدہ نہ ہو۔ اور جس سے زندگی بے کار ہو جاتی ہو۔ وہ شخص جو اپنے ماں باپ کی کمائی کھاتا ہے۔ اور خود کوئی کام نہیں کرتا۔ آخر اسے سوچنا چاہئے کہ اس کی زندگی کا اسے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ یا اس کی قوم کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ یہ چیز تو ایسی ہے جس کا اس کی ذات کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اس کی قوم کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اور دنیا کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ یہ زندگی کو محض بے کاری اور عیاشی میں ضائع کرنا ہے۔ اور (دین) اس قسم کی بیکار زندگی کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر ایک شخص کو اپنے ماں باپ کے مرنے کے بعد دس کروڑ روپیہ بھی جائیداد میں ملتا ہے تو قرآن کریم کا حکم یہی ہے کہ وہ اتنی بڑی جائیداد کا مالک ہونے کے باوجود اپنے وقت کو ضائع نہ کرے بلکہ اسے قوم اور مذہب کے فائدہ کے لئے خرچ کرے۔ اگر اسے اس قسم کی خدمات کی ضرورت نہیں جن کے نتیجہ میں اسے روٹی میسر آئے تو وہ ایسی خدمات سرانجام دے سکتا ہے کہ جو آنریری رنگ رکھتی ہوں۔ اس طرح وہ بغیر معاوضہ لئے اپنے ملک یا اپنی قوم یا اپنے مذہب کی خدمت کر کے اپنے وقت کو بھی ضائع ہونے سے محفوظ رکھ سکتا ہے اور اپنے اوقات کا صحیح استعمال کر کے اپنے آپ کو نافع الناس وجود بھی بنا سکتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ششم ص 125-124)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

فرشتہ صفت

حضرت مولوی شیر علی صاحب کی پاکیزہ سیرت کے واقعات

اتباعِ سنت

○ چوہدری غلام رسول صاحب فرماتے ہیں۔
بیت نور میں غالباً عصر کی نماز کے بعد ایک دوست باہر جانے کے لئے اپنے جوتے پہن کر دو چار قدم ہی چلے تھے۔ کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے ان کو واپس بلایا اور نہایت نرمی سے فرمایا:۔
"سنت نبوی ً یہ ہے کہ بیت الذکر سے نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر نکالا جائے اور پھر دایاں۔ آپ نے اس کے برعکس کیا تھا۔"
(سیرت شیر علی ص 178)

روحانیت کا اثر

○ ملک محمد عبد اللہ صاحب لکھتے ہیں۔
جب حضرت مولوی صاحب قادیان سے ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ تو میں بھی ہمرکاب تھا۔ پٹھان کوٹ سے ڈلہوزی تک کا سفر موٹر کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اور راستہ میں دونیرہ کے مقام پر دونوں طرف کی موٹریں کراس کرتی ہیں۔ اور نصف گھنٹہ کے قریب ٹھہرتی ہیں۔ جب بس چلنے لگی۔ اس وقت حضرت مولوی صاحب پیشاب کرنے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ ڈرائیور نے ہارن بجایا۔ ایک صاحب جو ذرا جلد باز تھے۔ انہوں نے اونچی آواز سے مولوی صاحب کو آواز دی کہ "باباجی جلد آؤ۔ بہت دیر لگادی ہے۔" اس کالب ولہجہ کچھ غیر مناسب تھا۔
حضرت مولوی صاحب کی جگہ ڈرائیور کے قریب ہی تھی وہ پٹھان کوٹ سے آپ کو دیکھ رہا تھا۔ کہ آپ برابر ذکر الٰہی (تسبیح و تحمید) میں مصروف ہیں اس جگہ جب ایک مسافر نے نامناسب لہجہ میں آپ کو بلایا۔ تو ڈرائیور نے اسے فوراً ٹوکتے ہوئے کہا کہ "ذرا ادب سے بات کریں یہ تو کوئی اللہ کے بزرگ ہیں۔ پہاڑی سفر ہے ان کی بے ادبی کر کے کہیں موٹر کو پھنسا نہ دینا۔" میرے دل پر اس واقعہ کا نہایت گہرا اثر ہوا۔ کہ نیکی اور روحانیت کا بھی کتنا عظیم الشان اثر ہوتا ہے۔ اور اس کی شعاعیں کس طرح ارد گرد کے لوگوں میں سرایت کر جاتی ہیں۔
(سیرت شیر علی ص 179)

جھگڑوں سے اجتناب

○ حضرت مولوی صاحب کے فرزند عبد الرحیم صاحب بیان کرتے ہیں۔
ایک مرتبہ قادیان کے قدیمی باشندے غلام محمد صاحب راجپوت کے بھائی سے ہم نے بھینسوں کے لئے چارہ خریدا۔ لیکن اس نے خلاف وعدہ چارہ کے کھیت کا اچھا حصہ زیادہ قیمت کے لالچ میں آکر کسی دوسرے گاہک کے پاس فروخت کر دیا۔ مجھے جب اس کا علم ہوا۔ تو اسی نسبت سے میں نے اس کی قیمت اپنے حصہ سے مجرا کر کے اس کو ادا کر دی۔ جب اس نے بقیہ رقم کا مطالبہ کیا تو میں نے وجہ بتلا دی۔ وہ خاموش ہو کر چلا گیا۔
کچھ دن گذرنے پر جب میں نے ملازم کے پاس اس کا ذکر کیا تو اس نے مجھے بتلایا۔ کہ اس نے اسی روز مولوی صاحب کے پاس جا کر تمام ماجرا کہہ سنایا تھا۔ اور بقیہ رقم کا مطالبہ بھی کیا تھا۔
چنانچہ مولوی صاحب نے رقم اپنے پاس سے ادا کر کے اسے ہدایت کی تھی۔ کہ اس کا ذکر عبد الرحیم سے نہ کرنا۔ تاکہ وہ ناجائز رقم کی ادائیگی کا اعتراض مجھ پر نہ کرے۔ جب مجھے اس کا علم ہوا۔ تو فوراً اباجی کے پاس جا کر میں نے اس کی ناجائز رقم کی وصولی کا واقعہ بیان کر دیا اور ساتھ ہی یہ بھی عرض کیا۔ کہ آپ کم از کم مجھ سے تو دریافت فرما لیتے اس پر آپ نے فرمایا:۔
"جب ایسے لوگ تنازع کریں تو ان سے تنازع کرنا مناسب نہیں ہوتا۔ بلکہ اپنے پاس سے کچھ دے کر بھی اگر انسان بچ سکے تو اس سے دریغ نہیں کرنا چاہئے۔ اس نقصان کی تلافی اللہ تعالیٰ کسی اور رنگ میں کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ خوب جانتا ہے۔ کہ میرے بندے نے ایک بات سے بچنے کے لئے یہ نقصان برداشت کیا ہے۔ اب میں کسی اور رنگ میں اس کی تلافی کر دوں۔"
اس واقعہ کا میرے دل پر اب تک گہرا اثر ہے۔
(سیرت شیر علی ص 180)

غیر مشروط خدمت

○ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت مولوی صاحب سے عرض کیا کہ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے طفیل مجھے بھی سلسلہ کی خدمت کی توفیق دے۔ لیکن ہماری خدمات مرکز میں ہی رہیں۔ باہر جانے کی ضرورت نہ پڑے۔ اس پر مولوی صاحب نے جھڑک کر فرمایا۔ ایسا مت کہو۔ خدمت کے لئے جہاں بھی جانا پڑے جانا چاہئے۔ وہ مرکز میں ہی رہنا ہوتا ہے۔
(سیرت شیر علی ص 183)

غزل

نہ گراؤ اشک بھی آنکھ سے نہ لبوں سے نکلے کراہ بھی
جو زمینِ دل میں دبی رہی ہوئی بارور وہی آہ بھی

مِرا ہاتھ تھام لے رہبرا مجھے منزلوں کا نہیں پتہ
ہیں بڑی کٹھن یہ مسافتیں بڑی پیچدار ہے راہ بھی

ہیں قدم قدم نئے مرحلے، نئی الجھنیں، نئے مسئلے
مجھے چاہئے ترِا فضل بھی ترا لطف تیری پناہ بھی

یہ نجوم و شمس و قمر سبھی ترا آئینہ ہیں بنے ہوئے
ہیں تری ہی راہ دکھا رہے گل و برگ بھی پرِ کاہ بھی

یہ غبار سا ہے چڑھا ہوا جو افق پہ کاش چھٹے ذرا
کہ یہ تیرہ بخت بھی دیکھ لیں ترا مہر بھی ترے ماہ بھی

نہ زباں پہ شکوے ہوں نہ گلے کہ بڑھیں گے اس سے تو فاصلے
جو انا نہ بیچ سے جا سکی تو نہ ہو سکے گا نباہ بھی

جو جہاں میں آیا تھا پھول سا وہ گیا تو ماندہ تھکا ہوا
تھا بڑا نڈھال وجود بھی بڑی مضمحل تھی نگاہ بھی

یہ نہیں کہ اب وہ وفا نہیں، نہیں ایسا کچھ تو ہوا نہیں
ہے مگر بجا ترِے ساتھ ہی رہی دل میں دنیا کی چاہ بھی

مِرے چارہ گر ذرا جلد آ مِرا دل ہے پھوڑا بنا ہوا
مِرے درد کا بھی علاج کر مِرے حوصلے کو سراہ بھی

انہیں زندگی کی نوید دے جنہیں مار ڈالا ہے ہجر نے
دلِ ریزہ ریزہ لئے ہوئے جو پڑے ہیں چشم براہ بھی

مری روح تُو مری جان تُو مری آس تُو مرا مان تُو
مِرا ذوق بھی مِرا شوق بھی مِری آرزو مِری چاہ بھی

مِری فردِ جرم جو لکھ رہے ہیں فرشتے ان سے یہ عرض ہے
مِری حسرتیں بھی شمار ہوں جو گنے ہیں میرے گناہ بھی

محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جسے کیسٹس سے مرتب کر کے پیش کیا جاتا ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب اصل کیسٹس ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

دورہ سری لنکا 9- اکتوبر 83ء

مرتبہ- یوسف سلیم ملک صاحب

بدھ مت سے رابطہ

حضور نے فرمایا یہاں جو بدھ مت کے لوگ ہیں ان کی مثال اس کنواری کی طرح ہے جس کے متعلق یہ پیشگوئی تھی کہ مسیح موعود کا بعض کنواریاں انتظار کریں گی اور یہ پیشگوئی تمثیلاً پوری ہوئی ہے۔ کنواری سے مراد ایسی قومیں ہیں جن تک (احمدیت) کا پیغام نہیں پہنچا اور وہ منتظر بیٹھی ہیں کہ کب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو پیغام پہنچے تو ان کے گھر میں شادی منائی جائے۔ جہاں تک بدھوں کے لئے لٹریچر کا تعلق ہے اس کی طرف بھی انشاء اللہ ہم توجہ کریں گے بلکہ پہلے سے اس پر کام شروع کروایا جا چکا ہے۔ میں نے ریویو آف ریلیجنز کے پرانے رسالے نکلوائے ہیں ان میں سے بدھ ازم کے متعلق مضمون اکٹھے کروائے جا رہے ہیں۔ بدھوں تک (احمدیت) کی (دعوت) پہنچانے کے لئے پہلے جو کوششیں ہو چکی ہیں ان کو سامنے رکھ کر انشاء اللہ نیا لٹریچر تیار کروایا جائے گا۔

بدھوں میں دعوت الی اللہ کا بنیادی نکتہ

حضور نے فرمایا میرے نزدیک بدھوں کو دعوت الی اللہ کرنے کے لئے اصل ضرورت دو چیزوں کی ہے۔ اول یہ کہ ان کی زبان آتی ہو اور دوسرے یہ کہ ان کو (دعوت الی اللہ) کرنے والا ایک باخدا انسان ہو یعنی اللہ تعالیٰ سے اس کا تعلق ہو۔ یہ دو چیزیں ہوں تو آپ آسانی کے ساتھ بدھوں میں دعوت الی اللہ کر سکتے ہیں کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔ پس بدھوں سے (گفتگو) کے وقت بنیادی بات صرف یہی موضوع بحث رہنی چاہئے کہ خدا ہے یا نہیں۔ اگر آپ ان کو خدا کا قائل کر لیں تو آپ کی فتح ہی فتح ہے آپ ان کے دل جیت لیں گے۔ اگر خدا کی بات نہ کریں اور مذہبی تعلیمات کا مقابلہ شروع کر دیں تو کبھی بھی آپ بدھوں کو قائل نہیں کر سکتے۔

ایک دلچسپ سفر کی ایمان افروز سرگزشت

حضور نے فرمایا:-

میں جب 1965ء میں پہلی دفعہ سیلون آیا تھا (اس وقت تک اس ملک کا نام سری لنکا نہیں رکھا گیا تھا) تو مجھے اس کا ایک دلچسپ تجربہ ہوا۔ چنانچہ میں جس ہوائی جہاز میں بیٹھ کر سیلون پہنچا اس کو کولمبو کے قریب طوفان کا سامنا ہوا اور وہ طوفان اتنا خطرناک تھا کہ جہاز کا عملہ بھی خوفزدہ ہو گیا۔ طوفان کی وجہ سے موسم بہت زیادہ خراب ہو گیا اس وقت میں نے دیکھا کہ سارے جہاز والوں نے شور مچا دیا۔ کوئی چیخیں مار رہا تھا اور کوئی شور کر رہا تھا اور میں اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ اس وقت تک مجھے علم نہیں تھا کہ میرے ساتھ دوسری سیٹ پر کون بیٹھا ہوا ہے۔ لیکن جب ہم اس طوفان سے گزر گئے اور امن ہو گیا اور کولمبو کے ایئرپورٹ پر لینڈ کرنے لگے تو میرے ساتھی نے مجھ سے انگریزی میں پوچھا کہ آپ کون ہیں۔ میں نے مختصر تعارف کرایا کہ میں جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتا ہوں اور پاکستان سے آ رہا ہوں۔ اس پر اس نے مجھ سے کہا کہ آپ تو (...) نہیں لگتے کیونکہ جہاز میں اور بھی (....) سفر کر رہے ہیں اور ان سب کی چیخیں نکل گئی تھیں لیکن آپ بڑے آرام سے بیٹھے رہے اور آپ نے کوئی شور نہیں مچایا۔ میں نے اس کو جواب دیا کہ میں (....) صرف خیال میں نہیں بلکہ عملاً (...) ہوں اور ایک زندہ خدا کے وجود کا قائل ہوں اور ہمارے نزدیک موت کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ یہاں رہیں یا وہاں رہیں خدا کے پاس ہی ہوں گے بلکہ دوسری زندگی بہتر ہے اس لئے میرے لئے ڈرنے کا کوئی سوال نہیں تھا۔

اس بات کا اس کے دل پر بڑا گہرا اثر پڑا اور اس نے سمجھا کہ کوئی ایسا آدمی ہے جو خدا پر اس طرح یقین رکھتا ہے۔ چنانچہ اس نے اپنا تعارف کرایا کہ میں سیلون کے محکمہ ہاؤسنگ اور سوشل ویلفیئر کا ڈپٹی منسٹر ہوں اور کینڈی کا رہنے والا ہوں۔ اس نے اصرار کیا کہ میں کینڈی میں اس کے گھر ضرور ایک ہفتے کے لئے مہمان ٹھہروں۔

ایک عجیب حسن اتفاق- خدا تعالیٰ کی غیبی مدد

اب عجیب اتفاق یہ ہے کہ جب میں پاکستان سے چلا تھا تو مجھے لوگوں نے بتایا تھا کہ کینڈی سب سے خوبصورت جگہ ہے وہاں ضرور جانا لیکن فارن ایکسچینج کی ان دنوں بڑی دقت تھی مجھے گورنمنٹ نے سیلون آنے کے لئے صرف دس ڈالر دیئے تھے اور جو پاکستانی روپیہ تھا وہ میں نے کراچی ایئرپورٹ پر Declare کر دیا تھا اور امیگریشن والوں نے وہیں رکھوا لیا تھا۔ اب دس ڈالر میں تو کینڈی جانے کا خرچ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ میں نے اس سیلونی ڈپٹی منسٹر سے کوئی ذکر نہیں کیا تھا لیکن اس نے مجھے دعوت دی کہ کینڈی آئیں اور ہمارے گھر مہمان ٹھہریں تو میں تو پہلے ہی تیار بیٹھا تھا میں نے اس کی دعوت کو فوراً قبول کر لیا۔ میرا آدھا مسئلہ تو حل ہو گیا لیکن اب سوال تھا میں سیلون کے اندر داخل کس طرح ہوں اور رہوں کہاں۔

جب میں کولمبو ایئرپورٹ پر اترا تو پتہ یہ چلا کہ امیگریشن والوں کے قانون بڑے سخت ہیں اور جس کے پاس زیادہ ڈالر نہ ہوں اس کو داخل نہیں ہونے دیتے۔ چنانچہ امیگریشن والے مجھے کہنے لگے تم تو اندر جا ہی نہیں سکتے۔ BOAC کا جو اگلا جہاز کراچی جا رہا ہے اس پر ہم تمہیں واپس بھجوا رہے ہیں اور ادھر خدا نے مجھے کینڈی کی دعوت بھی دلوا دی تھی۔ میں حیران کھڑا تھا کہ اب میں کس طرح سیلون میں جاؤں گا۔ وہ ڈپٹی منسٹر صاحب بیچارے بہت شریف آدمی تھے انہوں نے بڑی مدد کی اور کلیرنس کے لئے بڑی کوشش کی لیکن اجنبی آدمی کے لئے ظاہر ہے وہ ذاتی طور پر خرچ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ انہوں نے امیگریشن والوں کو بہت سمجھایا لیکن کوئی ان کی بات مان نہیں رہا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک سبق دینا تھا۔ اتنے میں اعلان یہ ہوا کہ کوئی شخص مرزا طاہر احمد کا انتظار کر رہا ہے جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے ان کا نام مسٹر رابرٹ تھا جن کو میں پہلے نہیں جانتا تھا۔ مجھے بعد میں پتہ لگا ان کا کولمبو میں Animal Food بنانے کا کارخانہ ہے۔ وہ سنگالیز عیسائی تھے اور بہت امیر آدمی تھے۔ بہرحال اعلان یہ ہوا کہ کوئی مرزا طاہر احمد یہاں ہے کہ نہیں تو وہ آدمی بھی یہ اعلان سن رہا تھا جو مجھ سے بحث کر رہا تھا کہ تمہیں واپس جانا پڑے گا اس نے اشارہ کر کے اس کو بلا لیا اور کہا کہ یہ کھڑا ہے مرزا طاہر احمد۔ اس نے کہا کہ آپ کے لئے میں نے Wall Face ہوٹل میں انتظام کر دیا ہے اور آپ تشریف لائیں۔ امیگریشن والے آدمی نے کہا کہ میں تو اس کو اندر جانے ہی نہیں دے رہا کیونکہ اس کے پاس پیسے نہیں ہیں۔ اس نے کہا پیسے کیوں نہیں میں ذمہ دار ہوں۔ ابھی مجھ سے دستخط کرواؤ اور فوراً اندر جانے دو۔ چنانچہ اس نے مسٹر رابرٹ کی تصدیق لی اور میرے سیلون میں داخل ہونے کا انتظام ہو گیا اور میں حیران تھا کہ یہ کیا تماشا ہو رہا ہے۔ میں نے کبھی مسٹر رابرٹ کا نام بھی نہیں سنا تھا میں نے کہا کہ کہیں غلطی تو نہیں لگ گئی لیکن اتنے یقین سے اس نے کہا کہ میں اسی کی موٹر میں بیٹھ کر پھر Wall Face ہوٹل پہنچ گیا۔

خدا کا خاص فضل اور ایک معجزانہ نشان

اب وہ ڈپٹی منسٹر صاحب بڑے حیران کہ یہ عجیب واقعہ ہے ایک آدمی خدا پر یقین رکھتا ہے اور اچانک خدا اس کا انتظام بھی کر رہا ہے تو اس پر وہ بہت حیران ہوئے۔ جب وہ مجھ سے جدا ہوئے تو ان کو واقعی سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ یہ کیا واقعہ ہو رہا ہے اور ادھر میں بھی کم حیران نہیں تھا۔ بہرحال مجھے یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ نے انتظام فرمایا ہے لیکن مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کس طرح یہ فضل ہوا ہے۔ آخر میں نے مسٹر رابرٹ سے پوچھا۔ میں نے کہا آپ بتائیں میں آپ کو جانتا نہیں آپ کو یہ کس طرح خیال آیا۔ انہوں نے جو واقعہ سنایا اس سے مسئلہ تو حل ہو گیا لیکن اس میں بھی خدا کا خاص فضل اور ایک معجزانہ نشان شامل تھا۔

پاکستان سے جب میں چلا ہوں تو ہمارے ایک دوست شیخ عبدالحفیظ صاحب مرحوم کراچی میں ہڈیوں کا کاروبار کرتے تھے اور وہ ہڈی کا پوڈر سیلون بھی بھجواتے تھے۔ شیخ صاحب کے مسٹر رابرٹ سے کاروباری مراسم تھے۔ جب میں کراچی سے چلنے لگا تو شیخ صاحب کو خیال آیا کہ شاید مجھے سیلون میں کوئی ضرورت پیش آ جائے انہوں نے اپنے دوست مسٹر رابرٹ کو تار دی کہ مرزا طاہر احمد فلاں فلائٹ پر سیلون آ رہا ہے اس سے مل لینا۔ اور اگر اس کو کوئی ضرورت ہو تو اس سے پوچھ لینا۔ لیکن عجیب بات یہ ہے کہ وہ اتوار کا دن تھا اور اتوار کے دن ہفتہ وار چھٹی ہونے کی وجہ سے تاریں Deliver نہیں ہوتیں یہ بھی مجھے مسٹر رابرٹ نے بتایا۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک تار والا نہ صرف واقف بلکہ میرا دوست بھی تھا اس نے تار وصول کر کے مجھے فون کیا کہ ایک تار آپ کو کل Deliver ہونی ہے لیکن میں فون پر آپ کو بتا دیتا ہوں کہ ایک شخص آ رہا ہے مرزا طاہر احمد کے نام سے اور وہ فلاں فلائٹ سے یہاں پہنچے گا۔ مسٹر رابرٹ کہتے ہیں جب میں نے یہ پیغام سنا تو فوراً اٹھ کر چل پڑا۔ میرے دماغ میں یہ خیال بھی آیا کہ آپ نے رہنے کی جگہ بک نہیں کروائی ہو گی آپ کو پتہ نہیں اس لئے میں نے ہوٹل میں آپ کی بکنگ بھی کروا دی۔ چنانچہ اس طرح اللہ تعالیٰ نے سیلون میں میرے داخل ہونے کا بھی انتظام فرما دیا اور رہنے کا بھی۔ اور اس کو جب پتہ لگا کہ میں کینڈی جا رہا ہوں تو اس نے میرا خود ہی ٹکٹ لے کر بکنگ کروا دی۔ اور اس طرح سارے انتظام کسی شخص سے کچھ مانگے یا کہے بغیر خدا تعالیٰ نے خود فرما دیئے۔

توکل علی اللہ اور اس کا مرکزی نکتہ

اس سارے واقعہ کے پیچھے ایک چھوٹا سا راز ہے جو میں بتانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ رہے گا۔ خدا آپ کو اپنی قدرت کے کرشمے بھی دکھائے گا اور جب آپ بدھوں میں دعوت الی اللہ کریں گے تو آپ کی غیر معمولی مدد بھی فرمائے گا لیکن خدا کچھ آپ سے بھی تقاضے کرتا ہے۔ ان کو پورا کرنا چاہئے اور پھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توکل کرنا چاہئے۔ جو واقعہ میں بیان کر رہا ہوں اس کا جو اصل مرکزی نکتہ ہے وہ میں اب بیان کرنا چاہتا ہوں۔

میں جب پاکستان سے چلا تھا تو ظاہر ہے دس ڈالر سے تو میں سیلون نہیں دیکھ سکتا تھا۔ میرے پاس تقریباً دو ہزار پاکستانی کرنسی تھی۔ مجھے بعض دوستوں نے جو سیلون آچکے تھے انہوں نے بتایا تھا کہ آپ پاکستانی روپیہ لے جائیں وہاں آپ کو شہر میں داخل ہوتے ہی آفیشل ریٹ سے بھی زیادہ روپیہ لوگ دے دیں گے۔ تو آپ کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ لیکن جب کراچی ائیرپورٹ پر امیگریشن والوں نے مجھے ایک فارم Fill کرنے کے لئے دیا تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ آپ کے پاس اپنے ملک کی کتنی کرنسی ہے۔

اب میرے لئے دو باتیں تھیں۔ یا میں جھوٹ بولتا اور چھپا لیتا اور کہتا کہ میں داخل ہو جاؤں گا یا یہ فیصلہ کرتا کہ جھوٹ نہیں بولنا' آگے اللہ کی مرضی ہے سیلون میں نہیں داخل ہوتا تو نہ سہی۔ چنانچہ میں نے یہی موخر الذکر فیصلہ کیا اور میں نے فارم میں لکھ دیا کہ اتنے ہزار پاکستانی روپے میرے پاس موجود ہیں۔ جب میں نے فارم پر کر کے دیا تو امیگریشن والوں نے اسی وقت پاکستانی کرنسی رکھوالی اور کہا کہ آپ کو تو اسے ساتھ لیجانے کی اجازت نہیں۔ میں نے کہا بہت اچھا۔ لیکن چونکہ یہ یقینی طور پر خدا کی خاطر تھا کہ اللہ تعالیٰ کہتا ہے ظاہر کرنا ہے اس لئے میں ظاہر کروں گا۔ آگے سیلون کے اندر داخل ہونا اور انتظام کرنا اس کا کام ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے ایسی حیرت انگیز مدد فرمائی جس کا میرا دماغ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔

بدھوں میں دعوت الی اللہ کرنے کا واحد ذریعہ

پس بدھوں میں دعوت الی اللہ کرنے کا آپ کے پاس در اصل ایک ہی ہتھیار ہے اور وہ ہے خدا تعالیٰ سے پختہ تعلق۔ اس لئے آپ اللہ تعالیٰ سے حقیقی تعلق پیدا کریں تو یہی تعلق باللہ بدھوں میں (دعوت) کے مواقع پیدا کر دے گا۔ اگر آپ خدا سے ذاتی تعلق کے بغیر کسی سے کہیں گے کہ خدا میرے ساتھ ہے در آنحالیکہ وہ آپ کے ساتھ نہ ہو تو آپ کی بات کا نہ کوئی اثر ہونا ہے اور نہ آپ کے حق میں خدا کوئی نشان دکھائے گا تو بدھوں کو نظر کیا آئے گا۔ ظاہر ہے اس طرح تو وہ نہیں مانیں گے۔

پس سنگالیز جاننے والوں کی ہمیں اس وقت بڑی شدید ضرورت ہے آپ کو خدا کی خاطر سنگالیز سیکھنی پڑے گی اور خدا سے تعلق جوڑنا پڑے گا۔ آپ خدا کی عبادت کریں تو اس طرح کہ اللہ تعالیٰ سے آپ کا تعلق اور پیار قائم ہو جائے اور خدا کے اس تعلق کو آپ بدھوں کے سامنے پیش کر سکیں۔ آج یہی مسئلہ ہے کہ خدا ہے یا نہیں یہ صرف سری لنکا کا ہی نہیں بلکہ یہ ساری دنیا کا مسئلہ بن گیا ہے۔ اور ایک احمدی ہی ہے جس نے آج زندہ خدا کو پیش کرنا ہے اس لئے آپ خدا سے تعلق قائم کریں۔ جس ملک میں رہ رہے ہیں وہاں کی زبان سیکھیں اور بچوں کو بھی پڑھائیں تاکہ کثرت کے ساتھ بدھوں میں (دعوت الی اللہ) کرنے والے (مربیان) مہیا ہو جائیں۔

بعض تربیتی امور اور ان کی اہمیت

حضور نے قیام نماز کی اہمیت بیان فرمائی۔ آپ نے فرمایا جہاں (بیوت للذکر) نہیں ہیں وہاں (بیوت الذکر) بنانے کی کوشش کی جائے اور جہاں ابھی بیوت الذکر نہیں بن سکتیں یا گھر بیوت الذکر سے دور ہیں وہاں ہر گھر میں بیوی بچوں کے ساتھ نماز باجماعت کا انتظام کیا جائے۔ پس دوست ایک تو اکیلے نماز پڑھنا چھوڑ دیں۔ دوسرے بچوں کو دعا کی عادت ڈالیں۔ اگر کوئی مشکل پیش آجائے تو بچوں سے بھی دعائیں کروایا کریں۔ تیسرے بچوں کے اندر تلاوت قرآن کریم کی عادت ڈالنا بھی ضروری ہے۔ ہر روز فجر کی نماز کے بعد چاہے تھوڑی تلاوت ہو لیکن بلاناغہ تلاوت کی جایا کرے۔ اس سے قرآن کریم کی محبت پیدا ہو جاتی ہے اور انسان کی اپنی تربیت بھی ساتھ ساتھ ہوتی رہتی ہے۔ چوتھے بچوں اور نئی نسلوں کا احادیث نبویہ سے تعارف بھی کروایا جائے۔ مرکز سلسلہ سے ہم آپ کو حدیثوں کی چھوٹی چھوٹی آسان کتابیں بھجوائیں گے اور آپ سے یہ توقع رکھیں گے کہ اگر فوری طور پر چھپوائی نہ جا سکیں تو تامل میں کیسٹس میں بھر کر جماعتی انتظام کے ذریعہ کبھی نماز کے بعد' کبھی کسی مجلس میں اور اگر بیت الذکر ہے تو اس میں اس کا درس مقرر کیا جائے اور یہ حدیثیں سب کو یاد کروائی جائیں۔ پانچویں حضرت رسول کریم ﷺ کی مختصر سوانح حیات کی بھی تامل میں کیسٹس تیار کروا کر گھر گھر سنائی جایا کریں۔ چھٹے حضرت مسیح موعود کی کتابوں کے تعارف کے طور پر آپ کی کتب میں سے بعض عبارتوں کا انتخاب کر کے اور پھر ان کے اچھے ترجمے کر کے کیسٹس تیار کی جائیں۔ ساتویں خلیفہ وقت کے تمام خطبات کا ترجمہ کر کے ساری جماعت کو سنانے کا انتظام بھی کیا جائے۔ دوست ان کے ساتھ تعاون کریں۔

حضور نے آخر پر دعا کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا ہماری ذمہ داریاں بڑی اہم ہیں کام بہت زیادہ ہے لیکن طاقت بہت تھوڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے اور دعا کے بغیر یہ کام ہو نہیں سکتا۔ دعا سے یقین پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے سارے کام آسان کر سکتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ سے پورے خلوص اور محبت اور پیار کے ساتھ دعا کیا کریں۔ اگر آپ دعا نہیں کریں گے تو ہمارے سارے کام بے برکت رہیں گے۔ اگر آپ دعا کے عادی ہو جائیں گے تو تھوڑا علم اور محدود ذرائع کے باوجود اللہ تعالیٰ آپ کے سارے کام آسان کر دے گا۔ آپ نے فرمایا جماعتی تربیت بھی در اصل دعا ہی سے ہوتی ہے۔ اس لئے دوست اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے دعاؤں سے کبھی غافل نہ ہوں۔

رپورٹ۔ یوسف سہیل شوق صاحب

ربوہ میں دو نئے فری ہومیو پیتھی کلینکس کا اجراء

عائشہ فری ہومیو پیتھک کلینک۔ اقصیٰ چوک

اس کلینک کا افتتاح مورخہ 23۔ اگست 1998ء کو محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ یہ کلینک خواتین اور بچوں کے لئے ہے۔ یہ کلینک الحمد مارکیٹ (اقصیٰ چوک بالمقابل گیٹ نمبر 4 بیت اقصیٰ) میں واقع ہے۔ اس میں ہومیو پیتھ لیڈی ڈاکٹر مکرمہ عامرہ عطیہ صاحبہ مریضوں کو دیکھتی ہیں اور ادویات بھی مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ اس کا وقت شام 4 بجے سے 8 بجے تک ہے۔

کلینک نہایت خوبصورت ساز و سامان سے آراستہ ہے۔ دیواریں دیدہ زیب پینٹ سے مزین ہیں۔ خوبصورت پردے اور فرنیچر مہیا کیا گیا ہے۔ یہ کلینک مکرمہ و محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ مرحومہ اہلیہ مکرم محمد اسلم ایاز صاحب کی یاد میں اور آپ کی روح کو ایصال ثواب کی خاطر مرحومہ کی اولاد نے قائم کیا ہے۔ مکرمہ عامرہ عطیہ صاحبہ محترمہ عائشہ صاحبہ مرحومہ کی صاحبزادی ہیں جبکہ کلینک کے انتظامی امور مرحومہ کے صاحبزادے نوجوان شاعر مکرم مبشر احمد محمود صاحب ایم اے کے سپرد ہیں۔ یہ کلینک تین کمروں پر مشتمل ہے دو کمرے انتظار گاہ کے طور پر اور ایک کلینک کے طور پر استعمال ہو رہا ہے۔ مکرمہ عامرہ صاحبہ کے علاوہ دو سٹوڈنٹس بھی رضاکارانہ خدمات انجام دے رہی ہیں۔ اوسطاً 50۔ 40 مریض روزانہ استفادہ کر رہے ہیں۔

مکرم عامرہ عطیہ صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بطور فزیو تھیراپسٹ اور ہومیو ڈاکٹر خدمات بجا لا رہی ہیں۔ اس کے علاوہ لجنہ ربوہ کے تحت قائم شدہ فری ہومیو پیتھی کلینک میں بھی خدمات بجالاتی رہی ہیں۔ موصوفہ ڈبل ایم اے اور بی ایڈ ہیں۔ بی پی آئی سی اسلام آباد سے فزیو تھیراپی کا ڈپلومہ حاصل کیا ہے اور فیصل آباد کے ہومیو پیتھک کالج سے ہومیو پیتھی کی ڈگری BHMS حاصل کی ہے۔ فزیو تھیراپی کی تعلیم کے دوران یہ واحد خاتون طالبہ تھیں انہوں نے پردے میں رہ کر تعلیم حاصل کی اور بفضل خدا اول پوزیشن حاصل کی۔ الحمدللہ۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں عرصہ دو سال سے (یکم مئی 96ء سے) فزیو تھیراپسٹ کے فرائض انجام دے رہی ہیں جبکہ ہومیو پیتھی کلینک کا اجراء فضل عمر ہسپتال میں یکم اکتوبر 1996ء سے ہوا۔

مکرمہ عامرہ عطیہ صاحہ عرصہ 8 سال سے لجنہ مقامی ربوہ کی سیکرٹری تحریک جدید بھی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ اب تک لگ بھگ 25 ہزار مریض دیکھ چکی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس کلینک میں لڑکیوں کی ہومیو پیتھی ٹریننگ کا بھی انتظام کیا جائے گا۔ خیال ہے کہ اس کو صبح کے وقت بھی شروع کر دیا جائے۔ انہوں نے بتایا کہ اگرچہ کلینک کے اوقات 4 سے 8 بجے شام ہیں لیکن ایمرجنسی مریض کو ہر وقت دیکھا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کلینک کے نیک مقاصد کو پورا فرمائے۔ آمین۔

برکت ہومیو ڈسپنسری۔ دار العلوم شرقی

یہ فری ہومیو پیتھی ڈسپنسری ربوہ کے دور دراز کے محلے دار العلوم شرقی کی بیت برکت سے ملحقہ دفتر خدام الاحمدیہ میں قائم کی گئی ہے۔ اس ڈسپنسری کی خاص بات یہ ہے کہ یہ مجلس انصار اللہ علوم شرقی نے قائم کی ہے۔ اور غالباً ربوہ میں انصار اللہ کے تحت یہ واحد فری ہومیو ڈسپنسری ہے۔ اس میں نوجوان ہومیو پیتھ ڈاکٹر مکرم عرفان محمود صاحب عصر سے مغرب تک مریضوں کو دیکھتے ہیں اور ادویات بھی مفت دی جاتی ہیں۔

اس کا افتتاح مورخہ 27۔ اگست 98ء کو مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل نے کیا۔ مکرم عرفان محمود صاحب ہومیو ڈاکٹر وقار منظور بسراء صاحب کے شاگرد ہیں۔ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف بھی تقریب افتتاح میں تشریف لائے اور پہلے روز بعض مریضوں کا معائنہ کیا۔ مکرم عرفان صاحب کے ساتھ مکرم سعید احمد ناصر صاحب اور مکرم سیفی صاحب فضل عمر ہسپتال بھی روزانہ وقت دیتے ہیں۔

مکرم جاوید احمد جاوید صاحب زعیم انصار اللہ علوم شرقی نے بتایا کہ انہوں نے مرکز کی تحریک پر میڈیکل کیمپس لگانے کے لئے ادویات مہیا کیں اور مکرم عرفان محمود صاحب کی خدمات حاصل کیں۔ جب ادویات مہیا ہو گئیں تو ان کو خیال آیا کہ انہی ادویات سے روزانہ فری ہومیو ڈسپنسری بھی قائم کی جا سکتی ہے۔ للہذا انہوں نے دیگر انتظامات مکمل کرنے کے بعد خدام الاحمدیہ سے رابطہ کیا تو انہوں نے اپنے دفتر کو اس مقصد کے لئے استعمال کرنے کی اجازت دے دی۔ انہوں نے بتایا کہ مکرم رشید احمد ناصر صاحب نائب زعیم ایثار اس ڈسپنسری کے عمومی نگران ہیں۔

مکرم زعیم صاحب انصار اللہ دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس ڈسپنسری کو ہمیشہ جاری رہنے کے سامان پیدا فرماتا رہے اور دکھی انسانیت کو فیض پہنچانے کا یہ سلسلہ جاری رہے۔ اور اس کار خیر میں حصہ لینے والے جملہ کارکنان کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد احمد صاحب

حضرت امام اوزاعی

آپ کا نام عبد الرحمان ہے۔ شام میں فقہ اسلامی کے سب سے بڑے نمائندہ ہیں۔ آپ کی نسبت دمشق کے ایک نواحی قصبہ الاوزاع سے ہے جس کا پرانا نام جنوبی عرب کے کسی قبیلہ یا مجموعہ قبائل کے نام پر ہو گیا تھا۔ لیکن پھر علماء میں اس بارے میں بہت اختلاف ہے مختلف توجیہات موجود ہیں۔ ابن حزم کے نزدیک آپ قبیلہ الاوزاع میں سکونت پذیر ہونے کی وجہ سے اوزاعی مشہور ہوئے حالانکہ اس قبیلہ سے نہ تھے۔ آپ دمشق میں پیدا ہوئے تھے لیکن قاضی ابن خلکان نے آپ کا مولد بعلبک بتایا ہے اور 88ھ میں آپ نے جنم لیا۔

آپ نے اپنی تعلیم کا کچھ حصہ یمامہ میں مکمل کیا اور وہیں سرکاری ملازمت میں داخل ہو گئے۔ اس کے بعد بیروت چلے گئے اور وہیں وفات پائی۔

علامہ نووی آپ کے نام کے بارہ میں ایک نئی تحقیق پیش کرتے ہیں۔ علامہ نووی فرماتے ہیں کہ۔

الاوزاعی کا اصل نام عبد العزیز تھا لیکن آپ نے خود اپنے نام کو بدل کر عبد الرحمان نام رکھا۔ اور آپ کا الاوزاع میں آنا جانا تھا اسی وجہ سے آپ الاوزاعی مشہور ہو گئے۔

الاوزاعی شام میں سب سے بڑے فقیہ مانے جاتے تھے اور لوگ آپ سے بھی فتویٰ لیتے تھے اور اس پر عمل کرتے تھے۔ لکھا ہے۔ کہ

آپ اہل شام کے امام تھے اور آپ سے بڑا عالم شام میں کوئی نہیں ہوا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ نے ستر ہزار سوالوں کا جواب دیا۔

علامہ نووی فرماتے ہیں۔ کہ

آپ کی طرف ہی اہل شام فقہی مسائل میں فتویٰ کے لئے رجوع کرتے تھے اور یہ اس وجہ سے تھا کہ آپ کی فضیلت اہل شام میں مسلم تھی اور آپ کی روایات کثرت سے ہیں۔ آپ ستر سال کی عمر کو پہنچے اور آپ بڑے فصیح و بلیغ تھے اور آپ کے خطوط کو ترجیح دی جاتی تھی۔

الاوزاعی کے استدلال کے مطابق تواتر سنت سے مراد وہ تعامل ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے شروع ہوا اور جسے خلفاء راشدین نے قائم رکھا اور ان کے بعد بھی قائم رہا۔ یہی سنت رسول ہے خواہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی باقاعدہ احادیث میں مذکور ہو یا نہ ہو...... الاوزاعی سارے اموی عہد کو خیر القرون میں شمار کرتے ہیں۔

سنت کے اس تصور اور بعض دوسرے پہلوؤں کے لحاظ سے الاوزاعی کا مذہب قدیم عراقی فقہاء کے مسلک کے بہت قریب آجاتا ہے الاوزاعی کے ہاں بنو امیہ کی مخالفت کا وہ میلان کہیں نظر نہیں آتا جو بنو عباس کے عہد میں بہت عام ہو گیا تھا بلکہ اس کا امکان ہے کہ بنو عباس کی جانب الاوزاعی کا رویہ سرد مہری کا رہا ہو۔ انہیں بنو عباس کے زمانہ میں بھی احترام نصیب تھا۔

الاوزاعی نے امام زہری اور مفتی مکہ عطاء بن رباح سے حدیث بیان کی اور امام مالک بن انس اور سفیان ثوری نے ان سے حدیث روایت کی ہے الاوزاعی کی تصانیف جنہیں وہ اپنے شاگردوں کو لکھوا دیتے تھے جن میں کتاب السنن فی الفقہ وکتاب المسائل فی الفقہ کا تذکرہ الفہرست میں آیا ہے اپنی اصل شکل میں محفوظ نہیں ہیں۔

قاضی ابن خلکان نے بتایا ہے کہ عبد اللہ بن مبارک بھی آپ کے شاگردوں میں شامل تھے۔

امام اوزاعی کے عالی مرتبہ کو پہچانتے ہوئے بڑے بڑے علماء اور امام بھی آپ کی تعریف کرنے پر مجبور رہیں۔

روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت سفیان ثوری کو آپ کے آنے کی خبر ملی تو شہر سے باہر استقبال کے لئے گئے اور طوی مقام پر آپ سے ملاقات کی اور آپ کو دیکھ کر اپنے اونٹ کی رسی قطار سے الگ کر لی اور اسے اپنے کندھے پر ڈال لیا اور جب لوگوں کی جماعت سے گزرتے تو کہتے جاتے کہ راستہ امام صاحب کے لئے چھوڑ دو۔

حضرت امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ ایک دفعہ امام ثوری اور الاوزاعی امام مالک کے ہاں حاضر ہوئے اور جب واپس جانے کے لئے باہر نکلے تو امام مالک نے کہا ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے زیادہ علم رکھتا ہے لیکن امامت کے لئے ٹھیک نہیں اور دوسرا امامت کے لئے بہتر ہے اور آپ کی مراد الاوزاعی تھے۔

اسی طرح ابو اسحٰق الغراری کہتے ہیں میں نے دو آدمیوں یعنی الاوزاعی اور ثوری جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ امام اوزاعی تو عوام کا نمائندہ ہیں اور ثوری خاص لوگوں کے ہیں اور اگر مجھے اس امت کے لئے امام چننے کا اختیار دیا جائے تو میں الاوزاعی کو اختیار کروں گا کیونکہ وہ وسعت علمی میں بڑے ہیں...... اور اگر امت کو کوئی مصیبت پہنچے اور امام اوزاعی ان میں موجود ہوں تو میری رائے ہے کہ وہ آپ کی طرف رجوع کریں۔

آپ کے تقویٰ اور خشیت اللہ اور ورع کے متعلق امام شعرانی فرماتے ہیں۔

آپ خشکی کا شکار' بچے نکالنے کے دنوں میں شکار کی ماں پر رحم کرتے ہوئے ناپسند فرماتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ تو کیا حیثیت رکھتا ہے برکت والی ہے وہ ذات جس نے تجھے پیدا کیا اور تُو تو ایک گوشت چربی اور ہڈی کا مجموعہ ہے اور اس خدا نے تجھے دیکھنے' سننے اور بولنے والا انسان بنا دیا اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ انسان پر قیامت کے دن اس کے دنیا میں گزارے ہوئے دنوں میں سے ایک ایک دن اور ایک لمحہ پیش کیا جائے گا تو جس گھڑی انسان نے خدا کو یاد نہیں کیا ہو گا تو اس دن اس کا نفس حسرت کرے گا تو اس شخص کا کیا حال ہو گا کہ جس پر گھڑیوں پر گھڑیاں گزر جائیں اور دن کے بعد دن گزر گئے ہوں۔ اور آپ فرماتے تھے کہ ہم نے تو جو زمانہ پایا اس میں لوگ صبح سویرے اٹھتے اور صبح کی نماز پڑھتے اور آخرت اور اپنے مقاصد کی فکر میں لگ جاتے تھے اور پھر دن بھر فقہ اور قرآن کی تعلیم میں مصروف ہو جاتے تھے۔

ایک دفعہ خلیفہ المنصور آپ کے پاس حاضر ہوا اور نصیحت کرنے کے لئے کہا تو آپ نے فرمایا کہ تمہاری رعیت کا ہر شخص ان مصائب و تکالیف کی شکایت کرتا ہے جن میں تو نے انہیں مبتلا کر رکھا ہے۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ (اپنے دینی) بھائیوں سے ملنا اپنے اہل کی ملاقات اور مال سے بہتر ہے اور فرمایا کرتے تھے کہ اپنے اہل و عیال کی ذمہ داریوں سے تنگ آکر بھاگنے والا بھاگے ہوئے غلام کی طرح ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا روزہ و نماز قبول نہیں کرتا جب تک کہ ان کی طرف واپس نہ لوٹ آئے اور آپ فرماتے تھے کہ اگر ہم لوگوں سے سب کچھ قبول کر لیں جو وہ ہمیں پیش کرتے ہیں تو ہم ان کی نظروں میں ذلیل ہو جائیں۔

"فریابی کہتے ہیں کہ ایک دفعہ سفیان بن عیینہ امام اوزاعی اور عباد بن کثیر مکہ مکرمہ میں جمع ہوئے تو سفیان نے امام اوزاعی سے کہا ابو عمرو! خلیفہ سفاح کے چچا عبد اللہ بن علی کے دربار میں آپ کی اس سے جو گفتگو ہوئی تھی اس کی تفصیل ہمیں بتایئے فرمایا سنئے۔ جب وہ شام آیا اور بنو امیہ کے قتل عام سے فارغ ہوا تو ایک دن اس نے اپنا دربار منعقد کیا سپاہیوں کو چار قطاروں میں اس طرح کھڑا کیا کہ ایک قطار کے ہاتھوں میں ننگی تلواریں' دوسری کے ہاتھوں میں بیڑیاں' تیسری کے ہاتھوں میں لاٹھیاں اور چوتھی کے ہاتھوں میں کوڑے تھے پھر مجھے لانے کے لئے پیادے بھیجے۔ جب ہم دروازے پر پہنچے تو انہوں نے مجھے سواری سے اتار لیا پھر دو پیادوں نے مجھے دونوں بازوؤں سے پکڑ لیا اور مذکورہ بالا قطاروں کے درمیان مجھے ایسی جگہ کھڑا کر دیا جہاں سے وہ میری بات بآسانی سن سکتا تھا مجھے سامنے کھڑا دیکھ کر بولا تم ہی عبد الرحمان بن عمرو اوزاعی ہو؟ میں نے کہا جی ہاں؟ اللہ تعالیٰ امیر کو نیکی توفیق عطا فرمائے بولا تم بنو امیہ کے قتل عام کے متعلق کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا آپ نے ان سے امن کا عہد کیا تھا جسے بہر صورت آپ کو پورا کرنا چاہئے تھا کڑک کر بولا تم پر ہلاکت ہو' میں اپنے اور ان کے درمیان کسی معاہدہ امن کا ذکر نہیں سننا چاہتا اس وقت میری روح قتل کے خوف سے کانپنے لگی لیکن میں نے اللہ تعالیٰ کے دربار میں کھڑے ہونے کا تصور کرتے ہوئے اپنی جان سے بے پرواہ ہو کر کہا آپ پر ان کا خون بہانا حرام تھا اب تو وہ غصہ سے بھر گیا اور اس کی رگیں پھول گئیں اور آنکھیں سرخ ہو گئیں اور پہلے سے زیادہ کڑک کر کہنے لگا تم پر ہلاکت ہو۔ کیا یہ ہماری خلافت شرعی نہیں ہے؟ میں نے کہا یہ کیسے؟ کہنے لگا۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کے حق میں خلافت کی وصیت نہیں فرمائی تھی؟ میں نے عرض کی اگر آپ نے وصیت فرمائی ہوتی تو حضرت علی خلافت کے فیصلہ کے لئے حکم نہ فرماتے۔ یہ سن کر وہ چپ تو ہو گیا مگر غصہ سے تلملا اٹھا مجھے امید تھی کہ ابھی میرا سر میرے آگے گرتا ہے مگر اس کے برعکس اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اسے باہر نکال دو چنانچہ میں وہاں سے نکلا اور ابھی اپنے گھر کا زیادہ فاصلہ طے نہیں کیا تھا کہ پیچھے سے ایک سوار گھوڑا دوڑاتا ہوا نظر آیا' میں ڈرا کہ میرا سر لینے آیا ہے چنانچہ میں سواری سے نیچے اترا تاکہ قتل سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لوں میں نے ابھی تکبیر کہہ کر نماز شروع ہی کی تھی کہ سوار نے آکر السلام علیکم کہا اور بولا امیر نے آپ کی خدمت میں اشرفیوں کی یہ تھیلی پیش کی ہے۔ یہ سن کر میری جان میں جان آئی اور میں نے یہ سارا مال گھر پہنچنے سے پہلے پہلے غرباء اور مساکین میں تقسیم کر دیا۔

امام اوزاعی فرماتے تھے عمامے عربوں کے تاج ہیں سر پر عمامہ باندھا کرو تمہارے وقار میں اضافہ ہو گا ولید کہتے ہیں میں نے امام اوزاعی کو عمامہ استعمال کرتے بھی دیکھا ہے۔ آپ سے کسی نے پوچھا نماز میں خشوع کیا ہے؟ فرمایا نظر نیچی رکھنا' بدن کو پر سکون بنانا اور دل میں رقت اور خشیت الٰہی پیدا کرنا اور یہی غم و حزن ہے۔

حضرت امام اوزاعی کی وفات 28- صفر اور بعض کے نزدیک ربیع الاول 157ھ کو بروز اتوار بیروت میں واقع ہوئی اور آپ کی قبر بیروت شہر کے دروازہ پر واقع ایک بستی میں ہے جس کا نام حنتوس ہے اور اس بستی کے باشندے مسلمان ہیں اور اہل قریہ آپ کی قبر کو نہیں پہچانتے ہاں اتنا کہتے ہیں کہ یہاں ایک صالح شخص دفن ہے جس پر نور نازل ہوتا تھا۔

امدادی کتب
وفیات الاعیان جلد نمبر1
تہذیب الاسماء واللغات جلد 6
الفہرست ابن ندیم
الطبقات الکبریٰ شعرانی جلد نمبر1
تذکرۃ الحفاظ ذہبی

سوچنا پڑا

علامہ نیاز فتح پوری لکھتے ہیں۔

"میرے نزدیک مسلمان ہونے کی پہلی اور آخری شرط یہی ہے کہ وہ رسولؐ کی سیرت کو سامنے رکھ کر اس کی پابندی کرے اور اسی لئے میں نے بارہا اس خیال کو ظاہر کیا ہے کہ اگر مسلمان ہوں تو صرف محمدؐ رسول اللہ کی حد تک......"

"پچھلے پندرہ سال کے اندر مجھے اتنی بار کافر' مرتد' ملحد و دہریہ کہا گیا کہ کبھی کبھی مجھے بھی سوچنا پڑا کہ کیا حقیقتاً میں اسلام سے خارج ہو چکا ہوں' کیا واقعی میرے لئے اب اس مذہب میں کوئی جگہ باقی نہیں رہی۔ لیکن باور کیجئے کہ کبھی مجھ کو اس کا یقین نہیں آیا اور میں نے جس قدر زیادہ غور و فکر سے کام لیا میں اپنے خیال پر زیادہ مستحکم ہوتا گیا اور بار بار رسولؐ اللہ کا وہی ارشاد سامنے آیا جو آپ نے اپنے چچا ابو طالب سے کیا تھا کہ خدا کی قسم اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے پر چاند لا کر رکھ دیں تو بھی اپنے خیال سے باز نہ آؤں گا"۔

(ماہنامہ نگار پاکستان۔ مئی 96ء ص 56)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد اکرم خالد صاحب

پاکستان میں کینولا (میٹھی سرسوں) کی کاشت

خوش ذائقہ اور صحت افزا کھانے پکانے کے لئے خوردنی تیل کی بہت زیادہ اہمیت ہے کیونکہ تیل کے بغیر کھانا پکنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اور معاشرتی طور پر ہم مرغن غذا کھانے کے عادی ہیں۔ لیکن بد قسمتی سے ہمارے ملک میں خوردنی تیل کی پیداوار طلب سے بہت کم ہے۔

پٹرول کے بعد ہم ہر سال خوردنی تیل پر کثیر زرمبادلہ خرچ کرتے ہیں ملک کی ضرورت کا70 فیصد خوردنی تیل غیر ملکوں سے درآمد کیا جاتا ہے جس پر 40۔ارب روپے سے زائد کا زرمبادلہ خرچ ہو رہا ہے اور ماہرین کے ایک اندازے کے مطابق خوردنی تیل کی طلب میں ہر سال سات فیصد کی شرح سے اضافہ ہو رہا ہے۔

سرسوں ہمارے ملک کی ایک اہم اور روایتی تیلدار فصل ہے جو صدیوں سے زیر کاشت ہے۔ اس کا تیل کئی طریقوں سے استعمال میں لایا جا رہا ہے۔ اس کا تنا اور پتے ساگ کے طور پر بھی استعمال ہوتے ہیں۔ عام سرسوں کے تیل میں دو مہلک قسم کے اجزاء پائے جاتے ہیں یعنی اریوسک ایسڈ (Erucic Acid) جو کہ تیل میں ہوتا ہے اور گلوکو سنولیٹس (Glucosinolates) جو کھل اور پودے میں پایا جاتا ہے۔ اریوسک ایسڈ Erucic Acid کی مقدار اگر تیل میں پانچ فیصد سے زیادہ ہو تو یہ تیل مضر صحت تصور کیا جاتا ہے یہ جسم میں کولسٹرول کی مقدار بڑھا دیتا ہے جبکہ گلوکو سنولیٹس (Glucosinolates) کی مقدار اگر تیس (30) فیصد سے زیادہ ہو تو ایسی کھل جانوروں میں پیٹ کی بیماریاں پیدا کرتی ہے۔ مرغیاں یہ کھل کھا کر مر بھی سکتی ہیں۔

لہٰذا ان نقصانات سے بچنے کے لئے سرسوں کے ماہرین نے شب و روز کی محنت کے بعد سرسوں کی ایسی اقسام تیار کی ہیں جن میں ان زہریلے اجزاء کی مقدار بہت کم یا بالکل نہیں ہوتی دوسری طرف ان میں لن اولک ایسڈ (Linoleic Acid) کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے جو کہ دل کی بیماریوں میں نہایت مفید ہے۔ کینیڈا' سویڈن' آسٹریلیا اور پولینڈ کے سائنسدانوں نے سرسوں کی یہ مفید اقسام تیار کی ہیں ان کو "ڈبل زیرو" اقسام کا نام دیا گیا ہے۔ یعنی ان میں نقصان دہ اجزاء 00% فیصد ہیں۔ کینیڈا میں ان اقسام کو کینولا (Canola) کہا جاتا ہے جہاں سے اس کا تیل یورپ جاپان اور امریکہ کو وسیع پیمانے پر برآمد کیا جاتا ہے۔

خصوصیات

کینولا کے تیل کی چند خصوصیات درج ذیل ہیں۔ (1) غیر قدرتی اور مضر اجزاء سے پاک خالص پکانے کا تیل (2) کولیسٹرول سے مبرا' (3) زود ہضم اور خوش ذائقہ ' (4) وافر مقدار میں وٹامن ای (5) دیگر نباتاتی روغنیات کی نسبت خون میں کولیسٹرول کو کم کرنے میں زیادہ موثر (6) تمام خوردنی تیلوں کے مقابلہ میں نقصان دہ چکنائی (Saturated Fat) کم ہے۔ (7) ، تیل میں کوئی ناگوار بو نہیں سب سے بڑھ کر یہ کہ کینولا کا تیل حاصل کرنا نہایت آسان ہے۔ کینولا سرسوں کے بیج میں کسی قسم کی کڑواہٹ نہیں لہٰذا کولہو سے تیل نکلوا کر ایک دو دن بعد نتھار لیں اور گرم کر کے جھاگ ختم کر لیں یا ویسے ہی استعمال کریں۔ تیل میں کوئی ناگوار بو اور کڑواہٹ نہیں۔

گزشتہ سال ہمارے ملک میں آسٹریلیا سے کینولا کی مختلف اقسام کے بیج کافی مقدار میں درآمد کئے گئے۔ اور ان کو وسیع رقبہ پر کاشت کیا گیا جس سے نہایت حوصلہ افزاء نتائج حاصل ہوئے۔ امسال ان اقسام میں سے اچھی کارکردگی والی کینولا کی قسم کا بیج کسانوں میں تقسیم کیا جا رہا ہے جس کا اہتمام پاکستان آئل سیڈ بورڈ نے کیا ہے۔ قریبی محکمہ زراعت کے دفتر سے بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

چند مشورے

کینولا کی کامیاب کاشت کے لئے چند ضروری سفارشات درج کی جا رہی ہیں جن پر کاشتکار بھائی عمل کر کے زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کر سکتے ہیں۔

زمین کی تیاری سیم زدہ اور انتہائی ریتلی زمین کے علاوہ ہر قسم کی زمین میں کامیابی سے کاشت کریں۔ دو مرتبہ ہل اور سہاگہ چلا کر کھیت کو ہموار کر کے تر وتر میں کاشت کریں۔

وقت کاشت وسط ستمبر سے آخر اکتوبر تک۔ گرمی کی شدت ہو تو ستمبر آخر سے شروع کریں۔

طریقہ کاشت قطاروں میں ڈیڑھ فٹ کے فاصلہ پر گندم کاشت کرنے والی ڈرل سے ڈیڑھ کلو بیج اور 38 کلو ڈی اے پی ملا کر ڈرل کریں۔ ہمارے ملک میں زیادہ تر کاشت عام سرسوں کی طرح بذریعہ چھٹہ ہی کی جاتی ہے۔ چھٹہ کی صورت میں بیج دو کلوگرام فی ایکڑ استعمال کریں۔

کھاد عام طور پر ڈی اے پی ایک بوری اور یوریا ایک بوری۔ بارانی علاقوں میں تمام کھاد زمین کی تیاری کے وقت ڈال دیں۔ نہری علاقوں میں نصف کھاد کاشت کے وقت اور نصف دوسرے پانی کے ساتھ۔

آبپاشی کینولا کو پانی کی ضرورت گندم سے کم ہے۔ عام طور پر اس فصل کو تین پانی درکار ہیں۔ پہلا پانی کاشت کے ایک ماہ بعد دوسرا پھول نکلتے وقت اور تیسرا بیج بنتے وقت۔

برداشت جب فصل کا رنگ زرد ہو جائے اور 30 سے 40% پھلیاں بھورے رنگ کی ہو جائیں فصل کو فوراً کاٹ لینا چاہئے۔ چار پانچ روز خشک کر کے گندم والے تھریشر یا بیلوں کے ذریعے گہائی کریں۔ بیج کو اچھی طرح خشک کر کے ذخیرہ کریں۔

پیداوار اوسط پیداوار 20 سے 25 من فی ایکڑ ہے۔ پچھلے سال ربوہ کے مضافات میں چھٹہ سے کاشت کی ہوئی فصل سے 23 من فی ایکڑ تک پیداوار حاصل کی گئی۔ حکومت 450 روپے فی من خرید کی ضمانت دیتی ہے جبکہ کھلی منڈی میں 600 سے 850 روپے فی من فروخت کی گئی۔

قومی مسائل

اصغر علی گھرال

ڈبل سواری... معذور' بیمار اور بوڑھے!

اگلے دن ملتان سے "ایک اچھی خبر" نظر سے گزری ملتان میں ڈبل سواری پابندی کے خلاف زبردست احتجاجی ریلی ہوئی۔ جس میں سینکڑوں افراد موٹر سائیکل پر ڈبل سواری کرتے ہوئے شریک ہوئے۔ ان میں معذوروں کا گروپ بھی شامل تھا۔ ریلی دولت گیٹ سے شروع ہوئی اور تین گھنٹے میں کچہری چوک تک پہنچی۔ جہاں بطور احتجاج ایک موٹر سائیکل کو نذر آتش کیا گیا۔ ریلی کے لیڈروں نے بڑی مشکل سے ایک پولیس والے کی جان بچائی جو موٹر سائیکلوں کے نمبر نوٹ کر رہا تھا اور جس پر ہجوم نے حملہ کر دیا۔ ریلی میں تاجروں نے بھی خاصی تعداد میں شرکت کی۔ ریلی کے بعد اس کے قائدین نے ڈپٹی کمشنر ملتان سے ملاقات کی۔ ڈی سی نے انہیں یقین دلایا کہ وہ ڈبل سواری پر مسلسل پابندی کے خلاف عوام کے جذبات صوبائی حکومت تک پہنچا دیں گے!

اسی روز ایک پریس ریلیز میں بتایا گیا کہ حکومت پنجاب نے ڈبل سواری پر عائد پابندی کی مدت میں 8 ستمبر سے 7۔ اکتوبر تک ایک ماہ کے لئے مزید توسیع کر دی ہے۔ پریس ریلیز میں یہ وضاحت کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی گئی کہ یہ مسلسل پندرھویں توسیع ہے۔ یا سولہویں! گورنر پنجاب نے ایک سے زیادہ بار یہ عندیہ دیا ہے کہ ڈبل سواری پر پابندی میں استثنائی صورتوں کا جائزہ لے کر عوام کی تکلیف کا احساس کرنا چاہئے مگر صوبائی حکومت نے اس آواز پر بھی توجہ نہیں دی ہے۔

ایک ماہ کے لئے مزید توسیع کے حوالے سے آج فیصل آباد سے احمد کمال نظامی نے اپنے مخصوص کالم میں اس موضوع پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ گزشتہ روز جب وزیر اعلیٰ پنجاب آٹھ بازاروں کے شہر کے مختصر دورے پر آئے تو شہر کی مختلف تاجر تنظیموں اور شہریوں نے ان سے ملاقات کے دوران ڈبل سواری پر پابندی کے خلاف اپنے جذبات کا بھرپور اظہار کیا۔ پولیس نے ڈبل سواری کو اپنی آمدنی بڑھانے کا ایک ذریعہ بنایا ہوا ہے اور خود ہی موقع پر مک مکا کا وطیرہ اختیار کر رکھا ہے گزشتہ دنوں فیصل آباد میں بھی ایسی ہی احتجاجی ریلی کے انعقاد کا اعلان ہوا۔ لیکن انتظامیہ اور بزرگ شہریوں نے عوام کو ایسا کرنے سے روک دیا کہ ان کا مطالبہ حکومت پنجاب تک پہنچا دیا جائے گا تاہم انہوں نے اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ ملتان کا واقعہ حکومت کے لئے خطرے کی ایسی گھنٹی ہے جس کی آواز کے نتائج پر دھیان نہ دیا تو یہ روایت دوسرے شہروں میں وباء کی مانند پھیل جائے گی۔

ڈبل سواری پر پابندی کے باوجود دہشت گردی کی اکثر وارداتیں ڈبل سواری پر ہی کی جاتی ہیں۔ دہشت گرد تو کسی قانون کے پابند نہیں ہیں۔ پھر پولیس کا رویہ ان کے ساتھ نسبتاً نرم ہے۔ کتنے ہی واقعات میں پولیس والوں نے انہیں روکا تو پیچھے بیٹھے شخص نے چادر سرکا کر کلاشنکوف کی زیارت کرائی تو ایک پولیس والے نے دوسرے سے کہا۔ "جانے دو۔ شریف لوگ ہیں!" اس کے برعکس کسی نے یہ اعداد و شمار جمع نہیں کئے کہ گزشتہ ڈیڑھ سال میں کتنے لاکھ مجبور لوگوں کی پولیس والوں نے تذلیل کی انہیں پریشان کیا ان سے کتنے کروڑ لوٹا۔ ان میں کیسے کیسے معذور' بیمار' لاچار' بوڑھے ضعیف العمر' بچے اور شریف لوگ تھے۔ دو تاجر روز اپنے کاروباری مرکز پر آتے جاتے ہیں۔ دو بھائی طالب علم روزانہ سکول یا کالج آ جا رہے ہیں۔ ڈاکٹر اپنے کمپاؤنڈر کے ہمراہ ایک موٹر سائیکل پر جاتے ہیں۔ وکلاء پروفیسر صاحبان اور سارے ایسے لوگ جن سے مقامی پولیس خوب متعارف ہے۔ کیا ان لوگوں کو ڈبل سواری کے لئے اجازت نامے جاری نہیں کئے جا سکتے تھے۔ میں نے آرٹیکل کے آغاز میں ملتان کی خبر کو "ایک اچھی خبر" کہا ہے اس کا پس منظر پنجاب کا ٹھنڈا مزاج ہے۔ ہم لوگ بڑے "صابر و شاکر" ہیں راضی بر رضا رہتے ہیں۔ اپنے حقوق کے لئے بھی کم ہی جدوجہد کرتے ہیں۔ پنجاب والوں کے صبر و شکر' یا شعور میں کمی کے حوالے سے ایک دوست نے خوبصورت حکایت سنائی ہے حسب حال ہے آپ بھی سن لیجئے! ایک نیک دل بادشاہ نے دریا پر پل بنوایا۔ رعایا بڑی خوش ہوئی۔ وزیر نے بادشاہ کو مشورہ دیا کہ اس پر ٹیکس لگایا جائے بادشاہ کو یہ خیال اچھا نہ لگا کہ خواہ مخواہ غریب رعیت کو پریشانی ہوگی۔ مگر وزیر کا اصرار تھا کہ رعایا کو زیادہ زیر بار نہیں ہونا پڑے گا۔ اور مزید رفاہی کاموں کے لئے سرمایہ ہاتھ آئے گا۔ بادشاہ نے اس شرط پر تجویز سے اتفاق کر لیا کہ جونہی پل کی لاگت پوری ہو جائے ٹیکس ختم کر دیا جائے گا۔ ایک ہی سال میں پل کی لاگت نکل آئی۔ بادشاہ مطمئن ہوا کہ اگلے سال سے یہ ٹیکس ختم ہو جائے گا مگر وزیر نے بڑے ادب سے بادشاہ کی خدمت میں عرض کی کہ ایک اچھا ذریعہ آمدن ہاتھ آیا ہے لوگوں کو کوئی پریشانی نہیں ہے۔ ملک میں اور بھی رفاہ عامہ کے منصوبے زیر تجویز ہیں

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعزاز کامیابی

○ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے 14 طالب علموں (8 طلبہ اور 6 طالبات) نے پہلی مرتبہ یونیورسٹی آف لنڈن کے جنرل سرٹیفکیٹ آف ایجوکیشن اولیول (O Level) کے امتحانات منعقدہ جون 1998ء میں شرکت کرکے شاندار کامیابی حاصل کی۔ 7۔ طلبہ اور 4 طالبات تمام مضامین میں کامیاب قرار پائے۔ ایک طالب علم اور 2 طالبات صرف ایک مضمون میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اس طرح سات مضامین میں کامیابی کا تناسب 100 فی صد اور ایک مضمون میں 78.5 فی صد رہا۔ بوائز سیکشن کے 8 طلباء نے 26 پرچوں میں "اے گریڈ (85 تا 100 فی صد) جبکہ گرلز سیکشن کی 6 طالبات نے 5 پرچوں میں "اے گریڈ حاصل کیا۔

عزیزم کاشف ندیم صاحب ابن مکرم حفیظ احمد شاہد صاحب نے 7 مضامین میں "اے گریڈ لے کر اکیڈمی میں اول پوزیشن' عزیزم عطاالمالک صاحب ابن مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب نے 6 مضامین میں "اے" گریڈ لے کر دوم پوزیشن اور عزیزم طارق ناصر صاحب ابن مکرم ملک خالد احمد ظفر صاحب نے 3 مضامین میں "اے" گریڈ لے کر سوم پوزیشن حاصل کی۔

ضلع جھنگ میں نصرت جہاں اکیڈمی واحد تعلیمی ادارہ ہے جس کے طلبہ و طالبات نے کسی غیر ملکی امتحان میں شرکت کرکے کامیابی حاصل کی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ادارہ کی اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا مین خیمہ بنائے۔ آمین

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد اطلاع دیتے ہیں۔ مکرم پیر افتخار الدین احمد صاحب آف راولپنڈی بعارضہ قلب بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں' فی الحال کرسی پر بٹھانے کی اجازت معالجین نے دی ہے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم عبدالمجید ڈوگر صاحب دارالبرکات ربوہ کے چھوٹے بھائی چوہدری عبدالوحید صاحب ڈوگر لاہور بندش پیشاب کے عارضہ میں مبتلا ہیں سخت تکلیف ہے۔

○ محترمہ زرینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حضور بخش خان رند صاحب بستی راندان والدہ مکرم ماسٹر عبدالرشید خان رند صدر جماعت احمدیہ بستی راندان ضلع ڈیرہ غازی خان کا مورخہ 98-9-24 کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں رسولی کا آپریشن ہوا ہے۔

○ محترمہ زاہدہ قمر صاحبہ اہلیہ مکرم رانا سعید احمد صاحب چک 25۔ گ۔ ب فیصل آباد کا رسولیوں کا اپریشن ہوا ہے۔

○ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ صوبیدار (ر) محمد اسحاق صاحب چک چٹھہ (حافظ آباد) شدید بیمار ہیں۔

○ مکرم سید حبیب احمد صاحب آف کراچی اچانک فالج کے حملہ کی وجہ سے شدید بیمار ہیں فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ

○ سرسید یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کراچی نے مندرجہ ذیل بیچلر انجینئرنگ پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

1۔ کمپیوٹر۔ 2۔ الیکٹرانکس۔ 3۔ بایو میڈیکل۔ 4۔ سول

داخلہ کے لئے انٹرمیڈیٹ (پری انجینئرنگ) کم از کم 60 فی صد نمبروں کے ساتھ ہونا لازمی ہے۔ داخلہ کے لئے میرٹ کا تعین سابقہ تعلیمی ریکارڈ۔ داخلہ ٹیسٹ۔ انٹرویو پر کیا جائے گا۔

داخلہ فارم وغیرہ۔/500 کے عوض دفتر واقع یونیورسٹی روڈ کراچی فون نمبر 4988000-2 یا 550 روپے کا بینک ڈرافٹ / پوسٹل آرڈر ارسال کرکے منگوائے جاسکتے ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 31۔ اکتوبر 98ء ہے۔

○ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے مندرجہ ذیل ماسٹرز پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

1۔ شماریات۔ فزکس۔ کیمسٹری۔ میتھ۔ جغرافیہ۔ کمپیوٹر سائنس۔ اسلامی علوم۔ عربی۔ تاریخ و مطالعہ پاکستان۔ انگریزی۔ معاشیات۔ سیاسیات۔ اردو اقبالیات۔ ابلاغیات۔ M B A۔ فارسی۔ ایجوکیشن۔ لائبریری و انفارمیشن سائنس۔

اس کے علاوہ B.ed و LLB میں بھی داخلہ جات کھلے ہیں۔

M.Sc کمپیوٹر سائنس اور MBA میں داخلہ سے قبل داخلہ ٹیسٹ بھی ہوگا۔ چند سیٹیں خود انحصاری سکیم کے تحت بھی آفر کی جارہی ہیں۔ فارم وغیرہ 80 روپے کے عوض ان بینکوں سے دستیاب ہیں جن کی تفصیل 98-9-27 کے جنگ میں آئی ہے۔

داخلہ جمع کروانے کی آخری تاریخ 11۔ اکتوبر 98ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خدام احمدیت۔ زندگیاں دین کی خاطر وقف کریں

○ معلمین کلاس جنوری 1999ء میں شروع ہوگی۔ جو خدام میٹرک پاس ہوں۔ خدمت دین کا جذبہ اور شوق بھی رکھتے ہوں وہ اپنی زندگیاں دین کی خاطر وقف کریں۔ اور اپنی درخواستیں درج ذیل کوائف پر مشتمل مقامی صدر صاحب کی تصدیق سے ناظم ارشاد وقف جدید کو 30۔ نومبر 1998ء تک ارسال فرماویں۔

نام۔ ولدیت۔ سکونت۔ عمر۔ تعلیم۔ مع سند کی فوٹو کاپی/ دینی مطالعہ۔ تاریخ بیعت۔

(ناظم ارشاد وقف جدید۔ ربوہ)

تحریک جدید کی اہمیت کے بارہ میں

○ حضرت مصلح موعود نے فرمایا

"اگر تم نے احمدیت کو دیانت داری سے قبول کیا ہے تو اے مرد اور اے عورت تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین آسمان کا خدا گواہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا خدا تعالیٰ اور دین حق کے لئے کہہ رہا ہوں۔"

(کتاب پانچہزاری مجاہدین ص 8)

جیسا کہ عہدیداران اور مجاہدین تحریک جدید کے علم میں ہے تحریک جدید کا سال 31۔ اکتوبر کو اختتام پذیر ہو رہا ہے اس سے پہلے ادائیگی 100 % فرما کر رضائے الٰہی حاصل کریں۔ وصول شدہ رقم ساتھ کے ساتھ مرکز کو روانہ کر دی جائے۔

(ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید)

امداد طلباء
مخیر احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلبا اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

○ بعض موصیان جائیداد فروخت کرنے کے بعد حصہ جائیداد لیٹ ادا کرتے ہیں جو درست نہیں اور خلاف قاعدہ ہے۔ فروخت شدہ جائیداد کا حصہ جائیداد فوری ادا کرنا ہوگا۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

بقیہ صفحہ 6

جن کے لئے سرمایہ درکار ہے بادشاہ نے اس کی منظوری دینے یا نہ دینے سے پہلے دربار عام میں رعایا کو باریابی کی دعوت دی۔ اور انہیں کھلے عام اپنی شکایات و تجاویز پیش کرنے کے لئے اذن عام کا اعلان فرمایا۔ رعایا میں سے کسی نے بھی پل کے ٹیکس کے حوالے سے کوئی شکایت نہیں کی وزیر بڑا خوش ہوا۔ بادشاہ سلامت نے کچھ سوچ کر ٹیکس مزید ایک سال کے جاری رکھنے کی اجازت دے دی۔ بلکہ حکم دیا کہ اب کے ٹیکس کو دگنا کر دیا جائے وزیر بڑا خوش ہوا۔ اب غریب لوگوں کو ڈبل ٹیکس دینا پڑا۔ اگلے سال بادشاہ نے پھر دربار عام رچایا۔ پھر رعایا کو اپنی ذاتی اور اجتماعی تکالیف بیان کرنے کی دعوت دی۔ لوگوں نے چھوٹی موٹی ذاتی تکالیف کا ذکر ضرور کیا۔ مگر پل کے ٹیکس کے خلاف صابر و شاکر رعایا میں سے کسی نے کوئی شکایت نہیں کی۔ نیک دل بادشاہ کو دلی کوفت ہوئی۔ وہ پریشان تھا کہ رعایا کی عزت نفس کو کیسے جگایا جائے۔ اسے رعیت کی مدافعت اور حمیت کے فقدان پر غصہ بھی آیا۔ اس نے وزیر کو حکم دیا کہ آئندہ لوگوں سے ٹیکس وصول کرتے وقت ان کے کان بھی پکڑائے جائیں۔ اور ان کی پیٹھ پر دو دو جوتے فی کس بھی لگوائے جائیں۔ ایک سال تک رعایا کے ساتھ "یہ حسن سلوک" جاری رہا اور سال کے آخر میں بادشاہ سلامت نے پھر روایتی دربار عام منعقد کیا رعایا کو پھر دل کھول کر اپنی شکایات و تجاویز پیش کرنے کا حکم ہوا مجمع میں تھوڑی دیر خاموشی رہی پھر ایک معزز بزرگ کھڑے ہوئے کھانس کر گلا صاف کیا پھر کہنے لگے بادشاہ سلامت! جان کی امان پاؤں تو عرض کروں ہمیں ایک بڑی اجتماعی تکلیف ہے! بادشاہ نے خوش ہو کر بزرگ کو بلا خوف و خطر اپنی اجتماعی شکایت پیش کرنے کی اجازت دے دی۔

بزرگ نے کہا سرکار! یہ جو پل پر ٹیکس لگا ہے۔ (بادشاہ یہ الفاظ سن کر بڑا خوش ہوا کہ پہلی دفعہ رعایا میں سے کسی نے اس کے خلاف آواز اٹھانے کی جرات کی ہے) یہ ٹیکس ہم دے رہے ہیں۔ ڈبل بھی دے رہے ہیں پھر اس کے ساتھ جوتے لگانے کا شاہی فرمان جاری ہوا ہے۔ (بادشاہ رعایا کی عزت نفس کی انگرائی اور جرات اظہار پر عش عش کرنے لگا)

بزرگ نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا "سرکار! ہم بے حد مصروف لوگ ہیں۔ آتے جاتے پل پر جوتوں کی اس مشق میں ہمارا بڑا وقت ضائع ہوتا ہے۔ غریب لوگ ہیں مزدوری بھی کرنا ہوتی ہے۔ رعایا دست بستہ عرض کرتی ہے کہ سرکار! ہو سکے تو جوتے لگانے والے سپاہیوں کی تعداد میں اضافے کا فرمان جاری فرمایا جائے ہم حضور کے اقبال کے لئے سدا دعاگو رہیں گے!"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور 24 ستمبر 98ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 29 ستمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 27 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 36 سنٹی گریڈ
30- ستمبر غروب آفتاب 5-57
یکم- اکتوبر طلوع آفتاب 6-00

عالمی خبریں

جرمنی: کوہل ہار گئے جرمنی کے عام انتخابات میں چانسلر ہلمٹ کوہل الیکشن ہار گئے وہ مسلسل 16 برس سے جرمنی کے سربراہ چلے آرہے تھے۔ ان کی جماعت کرسچین ڈیمو کریٹک پارٹی انتخابات سے قبل کے جائزوں کے مطابق الیکشن میں ناکام رہی۔ نئے چانسلر گیرہارڈ شروڈر کی جماعت سوشل ڈیمو کریٹک پارٹی فتح یاب رہی۔

نو منتخب جرمن چانسلر جرمنی کے نئے سربراہ گیرہارڈ شروڈر کا جھکاؤ اپنی غربت کی باعث بائیں بازو کی طرف رہا۔ شروڈر کے والد رومانیہ میں لڑتے ہوئے مارے گئے۔ ان کی والدہ نے لوگوں کے گھروں میں صفائیاں کرکے بیٹے کی پرورش کی۔ 14 سال کی عمر میں انہوں نے مالی مشکلات کے باعث سکول چھوڑ کر ملازمت اختیار کرلی۔ نائٹ سکول میں پڑھ کر قانون کی ڈگری لی۔ انہوں نے یکے بعد دیگرے چار شادیاں کیں چوتھی موجودہ بیوی کم عمر ہے 1980ء میں پہلی بار رکن پارلیمنٹ بنے۔

اسرائیل کی ایران کو دھمکی اسرائیل کے آرمی چیف شاذی موفاد نے ایران کو دھمکی دی ہے کہ وہ ایران کی ایٹمی تنصیبات کو نشانہ بنا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیلی فوج کو ایران کے خلاف جنگ کے لئے ہروقت تیار رہنا چاہئے۔

مہاتیر محمد کے خلاف محاذ ملائیشیا کی اپوزیشن پارٹیوں نے وزیراعظم مہاتیر محمد کے خلاف محاذ بنالیا ہے۔ پولیس کی وارننگ کے باوجود اپوزیشن جماعتوں نے جلسے کئے۔

سوڈان میں یونیورسٹیاں بند سوڈان کی حکومت نے ملک بھر کی یونیورسٹیاں ایک مہینے کے لئے بند کردی ہیں۔ اور طلباء سے اپیل کی جارہی ہے کہ وہ رضا کارانہ طور پر فوجی بھرتی میں شامل ہو جائیں حکومت نے یہ اقدام جنوبی سوڈان میں باغیوں سے لڑائی تیز ہونے پر کیا ہے۔

رشدی کے خلاف فتوے کی واپسی بی بی سی نے تبصرہ کیا ہے کہ رشدی کی موت کے فتوے کو واپس لے کر ایرانی حکومت نے خطرناک قدم اٹھایا ہے خیال تھا کہ اس اقدام میں قدامت پسند مسلمانوں کی مرضی شامل ہوگی۔ اب نکتہ چینی ہو رہی ہے۔ سلمان رشدی خوش فہمی میں رہے گا۔ اور خمینی کے فتوے پر عمل درآمد ہو جائے گا۔

سری لنکا میں ہولناک تصادم سری لنکا میں درجن سے زائد سالوں سے جاری خانہ جنگی میں تامل باغیوں اور سرکاری فوجوں کے درمیان ایک ہولناک تصادم میں 237- افراد ہلاک ہو گئے۔ فوجی اہمیت کی شاہراہ پر قبضے کے لئے فریقین ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑے۔

جنوبی کوریا کی امید جنوبی کوریا نے اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ اگر شمالی کوریا نے اس پر حملہ کیا تو امریکہ کی فوجیں اس کی مدد کو آئیں گی۔ حملے کی صورت میں امریکہ، جاپان اور دنیا کے دیگر ممالک سے اپنی چھ لاکھ 40 ہزار فوج کو حرکت میں لے آئے گا۔

پھر بے نتیجہ ملاقات اسرائیل کے وزیراعظم نیتن یاہو اور فلسطین کے صدر یاسر عرفات کے درمیان نیویارک میں 19 ماہ کے بعد ہونے والی ملاقات ایک بار پھر بے نتیجہ رہی۔ ملاقات کا اہتمام امریکی وزیر خارجہ نے کیا۔ امریکی ذرائع نے ملاقات کو مفید قرار دیا۔

فوجی کارروائی ختم کرنے کا اعلان سربیا نے کوسووو میں البانوی نژاد مسلمانوں کے خلاف فوجی کارروائی ختم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ بلغراد میں سرب پارلیمنٹ کے ہنگامی اجلاس میں کوسووو کے صوبہ میں حکومت بنانے کے لئے مختلف رہنماؤں کے ناموں پر غور کیا گیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

مارشل لاء کے بارے میں رپورٹ جھوٹی ہے پاکستان آرمی کے چیف آف سٹاف جنرل جہانگیر کرامت نے برطانوی اخبار آبزرور میں چھپنے والی اس رپورٹ کو مکمل طور پر جھوٹ قرار دیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ وہ ملک میں مارشل لاء لگانے کا اعلان کرنے والے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ایسی جھوٹی خبریں چھپوانے والے پاکستان کے دشمن ہیں۔

آبزرور کی رپورٹ کی تحقیقات کی جائے پاکستان پیپلزپارٹی نے سنڈے آبزرور کی رپورٹ کو انتہائی سنگین قرار دیتے ہوئے اس کی صداقت جانچنے کے لئے تحقیقاتی ٹریبونل بنائے جانے کا مطالبہ کیا۔ پارٹی کے ترجمان نے کہا کہ نواز شریف نے 40 ملین ڈالر غیر قانونی طور پر امریکہ برطانیہ اور سوئٹزرلینڈ منتقل کئے اس کے ثبوت موجود ہیں۔ ترجمان نے کہا کہ آبزرور کی رپورٹ کتابی شکل میں شائع کی جائے گی۔ نواز شریف کے بیرون ملک فلیٹوں کی مالیت 88 کروڑ ہے۔

حسین نواز کا جوابی اعلان وزیراعظم نواز شریف کے صاحبزادے حسین نواز نے برطانوی جریدے آبزرور کے خلاف عدالتی کارروائی کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شریف خاندان نے لندن میں دو فلیٹس کرایے پر حاصل کئے ہیں برطانوی اخبار کے شائع کردہ اثاثے ہمارے نہیں۔

رپورٹ جھوٹ ہے وزیر اطلاعات مشاہد حسین سید نے بی بی سی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ آبزرور کی رپورٹ جھوٹ کا پلندہ ہے۔ یہ اس شخص نے تیار کی ہے جو انصاف اور قانون سے بھاگ کر سیاسی پناہ کے لئے لندن آیا ہے۔ ایف آئی اے نے اس بارے میں تحقیقات ہی نہیں کی۔ انہوں نے بتایا کہ شریف خاندان نے کاروبار کے ذریعے اثاثے بڑھائے ہیں۔

سرکاری ترجمان کا بیان سرکاری ترجمان نے ایف آئی اے کے سابق ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل رحمان ملک کی طرف سے وزیراعظم نواز شریف پر برطانیہ میں لاکھوں پاؤنڈ منتقل کرنے کے الزامات کو گمراہ کن اور بدنیتی قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا۔ اور کہا کہ اس کا مقصد وزیراعظم کے دورے پر اثرانداز ہونے کی کوشش ہے۔

قومی اسمبلی میں ہنگامہ قومی اسمبلی میں پیر کے روز اپوزیشن نے خاصا ہنگامہ کیا۔ پیپلزپارٹی کے ارکان نے نکتہ اعتراض پر بولنے کی اجازت نہ ملنے پر ایوان سے واک آؤٹ کردیا۔ ڈپٹی اپوزیشن لیڈر خورشید شاہ توجہ دلاؤ نوٹس پر کھڑے ہوئے اور الزام لگایا کہ وزیراعظم نے کروڑوں کی کرپشن کی۔ لندن میں جائیداد بنائی۔ جس ملک کا وزیراعظم کرپٹ ہو اس کا اللہ حافظ۔

تارڑ کا تبصرہ سے انکار ایک تقریب میں صحافیوں نے جب صدر مملکت رفیق تارڑ سے نواز شریف پر ان الزامات کے بارے میں دریافت کیا تو صدر نے تبصرہ کرنے سے انکار کردیا۔

نصیراللہ بابر کی پریس کانفرنس سابق وزیر داخلہ نصیراللہ خان بابر نے کہا ہے کہ نواز شریف نے امریکہ، برطانیہ، سنگاپور اور سوئٹزرلینڈ میں 40 ملین ڈالر کی خطیر رقم غیر قانونی طور پر بھجوائی ہے۔ ایف آئی اے کے سابق ڈائریکٹر جنرل رحمان ملک نے شریف فیملی کے غیر قانونی اقدامات کی ایک تفصیلی رپورٹ صدر رفیق تارڑ کو اور سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کو بھجوادی ہے۔

واپڈا کی نجکاری کی تصدیق مشترکہ مفادات کی کونسل نے واپڈا کو نجی شعبے کے ہاتھ فروخت کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ یہ بات وفاقی حکومت نے لاہور ہائیکورٹ میں واپڈا کی نجکاری کے خلاف مقدمے کے سلسلے میں عدالت کو بتائی۔ حکومت نے یقین دلایا ہے کہ تمام صوبوں کو بجلی کی پیداوار سے جو منافع جات ملتے ہیں اس میں کمی نہیں کی جائے گی۔

فیصل آباد پنڈی بھٹیاں موٹروے وزیراعظم 5- اکتوبر کو فیصل آباد پنڈی بھٹیاں موٹروے سیکشن کی تعمیر افتتاح کریں گے۔ یہ موٹروے 7- ارب روپے کی لاگت سے تعمیر کی جا رہی ہے۔ اس کی لمبائی 53- کلومیٹر ہے۔

بے نظیر اور زرداری کا مقدمہ الگ لاہور ہائی کورٹ کے احتساب بنچ نے کوٹکنا اور ایس جی ایس ریفرنسوں میں بے نظیر بھٹو اور آصف علی زرداری کا دیگر ملزموں سے علیحدہ ٹرائل کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ وکلاء کی شکایت پر عدالت نے افسران کے خلاف سخت نوٹس لیا اور زرداری کو لاہور میں وکلاء سے ملوانے کا حکم دیا۔ زرداری کو سرکاری خرچ پر وکیل فراہم کرنے کے لئے سپیشل پراسیکیوٹر کو ہدایات لینے کا حکم دیا۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
3-30 تا 7-30 شام

نئی و پرانی امراض کی بفضل خدا کامیاب علاج گاہ
بھٹی ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور فون 211186
ڈاکٹر منصور احمد بھٹی ڈاکٹر سرور کریم بھٹی
پریکٹیشنرز از 1937ء کوالیفائیڈ ہومیو پیتھ
فون یا خط کے ذریعے بھی مشورہ کر سکتے ہیں

منہ کھر۔ سرکن۔ زہرباد
کے علاوہ جانوروں کی 50 امراض کا شفا بخش علاج۔ معلوماتی رسالہ مفت بذریعہ ڈاک /5 روپے کے ٹکٹ ارسال کریں
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ
FAX 4524-212299 ☎ 771-213156

• وولٹیج سٹیبلائزر • فریج • گیزر
• واشنگ مشین • ایئر کولر • ایئر کنڈیشنر
• کوکنگ رینج • مائیکرو ویو اوون
فخر الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ جید عامل بلڈنگ لاہور
☎ 7223347-7231347-7354873

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
☎ دوکان 212515 رہائش 212300